پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 22 مارچ 2019

۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے ظلم وجبر میں اضافے کے باوجود نارملائیزشن کا عمل پورے زور وشور سے جاری ہے

۔ خلافت پاکستان کو عالمی زرعی طاقت بنادے گی

۔ مغرب اسلاموفوبیا کا شکار ہے کیونکہ خلافت موجود نہیں ہے جو اسلام کا پیغام پیش کرے اور مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرے

تفصیلات:

مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے ظلم وجبر میں اضافے کے باوجود نارملائیزشن کا عمل پورے زور وشور سے جاری ہے

سفارتی ذرائع کے مطابق 19 مارچ 2019 کو پاکستان اور بھارت کے تکنیکی ماہرین زیرہ پوائنٹ پر ملے جس میں انہوں نے کارتارپور راہداری کی تعمیر کے معاملے کو آخری شکل دی۔ کرتارپور راہداری کو اس سال بابا گرونانک صاحب کی 550 ویں سالگرہ کے موقع پر سکھ یاتریوں کے لیے کھولا جائے گا۔ 14 مارچ کو اٹاری پر ہونے والی بات چیت کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دونوں جانب کے تکنیکی ماہرین 19 مارچ کو اس معاملے پر مزید بات چیت کریں گے۔

پاکستان کی حکومت نے ہندو ریاست کے سامنے پُرامن رہنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے باوجود اس کے کہ اُس نے کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف کھلی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ بھارتی ظلم وجبر اس سطح پر ہے کہ مودی کا آقا، امریکا، جس نے اسے کھلا چھوڑ رکھا ہے، اس معاملے پر بات کرنے پر مجبور ہوگیا۔ امریکی دفتر خارجہ کی انسانی حقوق کی رپورٹ برائے 2018، 13 مارچ 2019 کو جاری ہوئی، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جولائی 2016 سے فروری 2017 کے درمیانی عرصے میں مقبوضہ کشمیر میں 9042 افراد زخمی اور 51 افراد جاں بحق ہوئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انڈین آمرڈ فورسز اسپیشل ایکٹ (اے ایف ایس پی اے) کو واپس لیا جائے جو سیکیورٹی فورسز کو مقبوضہ کشمیر میں یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ "امن وامان کے قیام کے لیے "زبردست قوت استعمال کریں اور ہر اُس شخص کو اس کی گرفتاری کی وجہ بتائے بغیر محض اس بات پر گرفتار کرسکتے ہیں کہ اس کے خلاف "کافی شک "کا مواد موجود ہے۔ اس کے علاوہ انڈین پبلک سیفٹی ایکٹ (پی ایس اے)، جو کہ مقبوضہ کشمیر میں لاگو ہوتا ہے، ریاست کے حکام کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی بھی شخص کو بغیر کسی الزام اور عدالتی نگرانی کے دو سال تک گرفتار رکھ سکتے ہیں اور اِس دوران اُسے گھر والوں سے بھی ملنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ جابر ہندو ریاست نے نہ صرف مقبوضہ کشمیر کو ایک کھلی جیل میں تبدیل کردیا ہے بلکہ اس نے پیلٹ بندوق کے استعمال کے ذریعے جولائی 2016 سے فروری 2017 کے درمیانی عرصے میں 6221 مسلمانوں کو زخمی بھی کردیا جن میں سے کوئی لوگ اپنی بینائی کھو بیٹھے۔

پاکستان کی حکومت نے اس وقت ہندو ریاست کے سامنے پر امن رہنے کا فیصلہ کر رکھا ہے جبکہ اسلام اس کے ساتھ جنگ کا مطالبہ کرتا ہے۔ پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت بھارت کے ساتھ تعلقات میں اضافہ کر رہی ہے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

(إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الظَّالِمُونَ)

"جن لوگوں نے دین کی وجہ سے تمہارے ساتھ قتال کیا اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع کرتا ہے جو لوگ ان سے دوستی کرتے ہیں وہی ظالم ہیں" (الممتحنہ 60:9)۔

پاکستان کی حکومت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی کر رہی ہے کیونکہ واشنگٹن میں بیٹھے اس کے آقا اس سے "تحمل" اور "نارملائیزیشن" کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ ہندو ریاست کو پاکستان سے کسی بھی قسم کا چیلنج درپیش نہ ہو اور وہ خطے کی بالادست طاقت بن سکے۔ خطے کے مسلمانوں کے لیے ایک خطرناک صورتحال جنم لی رہی ہے جسے صرف نبوت کے طریقے پر قائم خلافت ہی روک سکتی بلکہ اسے مکمل طور پر ختم بھی کرسکتی ہے۔

خلافت پاکستان کو عالمی زرعی طاقت بنادے گی

18 مارچ 2019 کو پاکستان کاٹن جینرز ایسوسی ایشن نے تازہ ترین اعداد وشمار جاری کیے جس کے مطابق 15 مارچ 2019 تک کپاس کی پیداوار 6.84 فیصد کم ہو کر 10.762 ملین گانٹھ (بیلز) ہوگئی جبکہ پچھلے سال اسی دورانیے میں 11.5 ملین گانٹھ کپاس کی پیداوار ہوئی تھی۔ وزیر اعظم عمران خان نے حکومت کے متعلقہ محکموں کو ہدایت جاری کی کہ وہ 15 ملین گانٹھ کی پیداوار حاصل کرنے کو یقینی بنائیں۔

اسلام کے نفاذ کے بغیر پاکستان کبھی بھی اپنی صلاحیت کے مطابق پیداوار حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس وقت پاکستان دنیا میں کپاس کی پیداوار میں چوتھے نمبر پر ہے لیکن 92-1991 سے کپاس کی پیداوار میں مستقل بنیادوں پر کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہو رہا۔ پچھلے تقریباً تیس سال کے عرصے میں پاکستان میں کپاس کی پیداوار 10 ملین گانٹھ سے 12 ملین گانٹھ کے درمیان ہو رہی ہے۔ 15-2014 میں پاکستان نے 15 ملین گانٹھ کپاس کی پیداوار حاصل کی تھی لیکن یہ ہدف بھی قابل قبول نہیں ہے کیونکہ 1990 میں پاکستان نے تقریباً 14 ملین گانٹھ کا ہدف حاصل کر لیا تھا۔ پاکستان میں کپاس کی فی ہیکٹر پیداوار 680 کلو گرام ہے اور فی ہیکٹر پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں 13 ویں نمبر پر ہے، لیکن آج کے دور میں یہ پیداواری صلاحیت قابل قبول نہیں ہے کیونکہ آسٹریلیا اس وقت 1887 کلو فی ہیکٹر کپاس کی پیداوار حاصل کر رہا ہے۔ یہ اعداو شمار ثابت کرتے ہیں کہ زراعت میں عمومی طور پر اور کپاس کی پیداوار میں خصوصی طور پر مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

پاکستان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ عالمی زرعی طاقت بن سکے۔ اس وقت جبکہ ہماری تمام زرعی اجناس میں فی ہیکٹر پیداواری صلاحیت عالمی پیمانوں کے لحاظ سے کم ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان زرعی پیداوار میں دنیا میں 8 ویں نمبر پر ہے۔ کپاس کی پیداوار میں پچھلے تیس سال سے کوئی قابل ذکر اضافہ نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس عرصے میں آنے والے تمام حکومتوں نے زمین، پانی، بیج، کاشتکاری کی تکنیک، زرعی زمین کی ملکیت اور کاشتکار کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ تحقیق نہیں کی۔ نبوت کے طریقے پر قائم خلافت زرعی پیداوار میں زبردست اضافہ کرے گی کیونکہ اسے امت کے امور کی لازمی نگرانی و نگہبانی کرنا ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

«الإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»

"امام (خلیفہ) نگران ہے اور اُس سے اُس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا" (بخاری نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی)۔

زرعی امور کے عمومی نگہبانی کرنا امت کے امور کی نگہبانی کرنا ہے جو کہ امام (خلیفہ) کے فرائض کا لازمی حصہ ہے۔ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جب برصغیر پر اسلام کی حکمرانی تھی تو دنیا کی کُل پیداوار کا 23 فیصد برصغیر پیدا کرتا تھا جس کا بڑا حصہ زرعی پیداوار پر مشتمل تھا۔ حزب التحریر نے مقدمہ دستور کی شق 159 میں تبنی کیا ہے کہ، "ریاست زرعی معاملات اور زرعی پیدوار کی نگرانی اُس زرعی پالیسی کے مطابق کرے گی جس کی رو سے زمین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے جو کہ اعلیٰ درجہ کی پیداوار کی صورت میں حاصل ہو"۔ اللہ کی حکمرانی کے قیام کے بعد ان شاء اللہ پاکستان ایک عالمی زرعی طاقت بنے گا۔

مغرب اسلاموفوبیا کا شکار ہے کیونکہ خلافت موجود نہیں ہے جو اسلام کا پیغام پیش کرے اور مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرے

15 مارچ 2019 کو نیوزی لینڈ میں دو مساجد پر ہونے والے حملے اس بات کی یاددہانی کراتے ہیں کہ دنیا میں اسلاموفوبیا تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل مندوب ملیحہ لودھی نے اس بات کی نشاندہی 17 مارچ 2019 کو اس طرح کی کہ "جب مسلمانوں کو پاگل قرار اور ان کی کردارکشی کرنی ہو تو کھل کر کی جاتی ہے، اور بعض اوقات جان بوجھ کر ان کی جانب سے کی جاتی ہے جو نفرت انگیز باتیں کرتے ہیں"۔ لیکن موجودہ حکومتیں جو بات نہیں بتاتیں وہ یہ ہے کہ اسلاموفوبیا صلیبی نفرت کا براہ راست نتیجہ ہے جس کی مغربی حکومتوں نے نام نہاد "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کی شروعات سے اجازت دے رکھی ہے اور اس کی سرپرستی کرتی ہیں۔ یورپ، جو کبھی مسلم مہاجرین کو خوش آمدید کہتا تھا، حالیہ سالوں میں مسلمانوں کے لیے غیر مہمان نواز بنتا جا رہا ہے۔ اس برے سلوک کا سامنا یورپ کی شہری مسلمان اور غیر شہری مہاجر مسلمان، دونوں ہی کر رہے ہیں۔ فرانس میں مسلمان لڑکیوں کو صرف اس لیے نشانہ بنایا گیا کہ وہ لمبی قمیضیں پہنتی تھیں جبکہ ابھی انہوں نے جلباب یا عبایہ بھی نہیں پہنا ہوا تھا۔ ایک لمبی قمیض، جسے فرانس میں غیر مسلم بھی بڑی تعداد میں پہنتے ہیں، مذہب اسلام کی نشانی کیسے بن گیا؟ ہین اوور میں جرمن پولیس آفیسر نے ایک افغان مہاجر کو زبردستی سڑے ہوئے سور کا گوشت کھانے پر مجبور کیا جس کی وڈیو بھی بن گئی، یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ کچھ فرانسیسی سیاست دان یہ کہتے ہیں کہ "سور کھاؤ ورنہ بھوکے رہو"۔ یہ ریاست کی سرپرستی ہے جس نے اسلاموفوبیا کے مسئلے کو خوفناک حد تک بڑھایا۔ گیلپ کی جانب سے بنائی جانے والی رپورٹ: "اسلاموفوبیا: مغرب میں اسلام مخالف جذبات کا فہم" کے مطابق، "11 ستمبر 2001 کے دہشت گردی کے حملوں سے پہلے بھی اسلاموفوبیا بنیادی طور پر موجود تھا لیکن پچھلی ایک دہائی کے دوران اس کے واقعات اور شدت میں اضافہ ہو گیا ہے"۔

وسیع پیمانے پر موجود صلیبی جذبات کی مغربی سیاسی اشرافیہ آبیاری کرتی ہے تاکہ وہ مسلم دنیا کے خلاف اپنی جنگ میں اپنے عوام کا استحصال کر سکیں۔ مغربی سیاست دان بلاخوف تسلسل سے اسلام مخالف بیانات دیتے رہتے ہیں۔ میرین لی پین، جو کہ جین میرز کی بیٹی ہے، نے مساجد میں مسلمان نمازیوں کی بڑی تعداد کی موجودگی کو فرانس پر نازی جرمنی کے قبضے سے تشبیہ دی۔ دائیں بازو کی انتہاپسند ڈچ فریڈم پارٹی کے رہنما گرٹ ویلڈرز تسلسل سے اسلام پر تنقید کرتا رہتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف توہین آمیز بیانات بھی دے چکا ہے۔ آسٹریلین سینیٹر فریزر اینیگ نے کہا "اگرچہ اس قسم کی پرتشدد نگرانی کو کبھی بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن اس سے جس بات پر روشنی پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی موجودگی کی وجہ سے ہمارے معاشرے، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ دونوں، میں خوف بڑھ رہا ہے"۔

مغربی سیاسی اشرافیہ نے صلیبیوں کے وقت اسلام کے خلاف جو نفرت کی فضاء موجود تھی اسے ایک بار پھر تازہ کر دیا ہے۔ صلیبی جنگوں کے زمانے میں عیسائی مذہبی اشرافیہ نے یورپ میں اسلام اور مسلمانوں کو بدی کی طاقت کی صورت میں پیش کیا تھا۔ ایک فرانسیسی مصنف کاونٹ ہنری ڈیکاسٹری نے اپنی کتاب "اسلام اِن 1896" میں تحریر کیا، "میں تصور نہیں کر سکتا کہ مسلمان کیا کہیں گے اگر وہ قرون وسطی کے زمانے کی کہانیاں سن لیں اور جان لیں کہ عیسائی خطیب کس قسم کی شاعری پڑھا کرتے تھے؛ہماری شاعری جس میں وہ شاعری بھی شامل ہے جو بارہویں صدی عیسوی سے پہلے کی ہے، اُس ایک ہی تصور سے نکلتی تھی جس کی وجہ سے صلیبی جنگیں شروع ہوئی تھیں، یہ شاعری مسلمانوں کے حوالے سے شدید نفرت پر مبنی تھی کیونکہ وہ ان کے مذہب کے متعلق بالکل بھی نہیں جانتے تھے۔اس شاعری اور گیتوں کی وجہ سے لوگوں کے دماغوں میں اس مذہب کے خلاف نفرت اور غلط تصورات نے بہت گہری جڑیں پیدا کرلیں جس میں سے کچھ آج بھی موجود ہیں۔ ہر کوئی مسلمانوں کو مشرک، کافر، بت پرست اور دہریہ سمجھتا تھا"۔

آج مغربی اشرافیہ اسلام کے حوالے سے یہ بات بہت اچھی طرح سے جانتی ہے کہ مغرب کی ناکام ہوتے سرمایہ دارانہ نظریہ حیات کا واحد متبادل اسلام ہی ہے۔ مسلم دنیا پر حملوں، قبضوں اور انہیں لوٹنے کا جواز دینے کے لیے وہ اسلاموفوبیا کا ماحول پیدا کرنے پر مجبور ہیں۔ صلیبی ماحول مغربی معاشروں میں موجود مسلمانوں کے ذریعے اسلام سے ان کے اپنے شہریوں کو متاثر ہونے روکنے کا باعث بھی بنے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

قَدْ بَدَتِ ٱلْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ

"ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں" (آل عمران 3:118)۔

نبوت کے طریقے پر قائم خلافت نہ صرف مسلمانوں کے تحفظ کے لیے ڈھال ہو گی بلکہ وہ اسلام کے پیغام کو پوری طاقت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرے گی تاکہ مغربی دنیا پر اسلام کے نفاذ کے لیے راہ ہموار کی جائے۔